احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون: ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | سوموار ۔ ۱۷ ذیقعدہ ۱۴۱۳ھ ۔ ۱۰ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۰ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۰۶

محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے پڑھائی

ربوہ: ۹ مئی ۔ محترم صاحبزادہ کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کو بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں سپرد خاک کر دیا گیا ۔ نماز عصر کے بعد بیت المبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے جنازہ پڑھایا جس میں اہل ربوہ اور مختلف جماعتوں کے احباب نے کثیر تعداد میں شرکت کی ۔ بعد ازاں احباب نے محترم صاحبزادہ صاحب کا آخری دیدار کیا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ۔ قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے دعا کرائی ۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"فلاح صرف امورِ دینی ہی میں نہیں ۔ بلکہ دنیا و دین میں کامیابی ہوگی ۔ نفس کی ناپاکی سے بچنے والا انسان کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ دنیا میں ذلیل ہو ۔

مَیں یہ قبول نہیں کر سکتا کہ فلسفہ، ہیئت اور سائنس کا ماہر ہونے سے تزکیۂ نفس بھی ہو جاتا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ البتہ یہ مان سکتا ہوں کہ ایسے شخص کے دماغی قویٰ تیز اور اچھے ہو جاتے ہیں ۔ ورنہ ان علوم کو رُوحانیت سے کوئی تعلق نہیں ۔ بلکہ بعض اوقات یہ امور روحانی ترقی کی راہ میں ایک روک ہو جاتے ہیں ۔ اور آخری نتیجہ اس کا بجز اس خوش قسمت کے کہ وہ فطرتِ سلیم رکھتا ہے ۔ اکثر کبر و نخوت ہی دیکھا ہے ۔ کبھی نیکی اور تواضع ان میں نہیں ہوتی ۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۴۶)

اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مَیں نے بارہا نصیحتیں کی ہیں کہ اپنے خاندانی تعلقات کو بہتر کریں اپنے روزمرہ کے تعلقات میں سوچیں کہ صلہ رحمی کو کتنی اہمیت حاصل ہے کس طرح مَیں نے بار بار آپ کو سمجھایا ہے کہ ساسوں کو چاہیئے کہ دوسروں کی بیٹیاں جب اپنا گھر چھوڑ کر ان کے گھر میں آجاتی ہیں تو وہ ان پر رحم کیا کریں ۔ اپنی بیٹیاں سمجھا کریں اور بہوؤں کو سمجھایا ہے کہ تم اپنے دوسرے گھروں میں جا کر اپنی ماں کی طرح سلوک کیا کرو ۔ لیکن اس کے باوجود لوگ سنتے ہیں اور شاید دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں یا سنتے ہی نہیں اور محض ظاہری طور پر کانوں کے پردے مرتعش ہوتے ہیں ۔ کیونکہ یہ شکائتیں پھر بھی آتی رہتی ہیں بڑے بڑے تکلیف دہ خط بعض بچیوں کے ملتے ہیں کہ ہم گھٹ گئیں ۔ ہماری جو نسبتی بہنیں ہیں وہ اس طرح سلوک کرتی ہیں گویا کہ مَیں نے ان کے بھائی پر ڈاکہ ڈالا ہوا ہے اور وہ جب تک مجھے ذلیل و رسوا نہ کر دیں کہ یہ ہمارا زیادہ ہے اور تمہارا کم ہے ۔ اس وقت تک ان کو چین نصیب نہیں ہوتا ۔ ساسیں ہیں جو ہر وقت میرے خاوند کے کان بھرتی رہتی ہیں یا ہمارے خاوندوں کے کئی خطوط اس قسم کے ملتے ہیں کہ جب تک تم اس کو رسوا کر کے ذلیل کر کے میرے سامنے جھکاؤ نہیں تم میرے بیٹے نہیں اور اس میں یہ نقص ہے اور اس میں وہ نقص ہے اس کے برعکس دوسری طرف سے بھی شکائتیں ملتی ہیں تو وہ راہیں کونسی تھیں جن راہوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے خدا کو پایا ۔ ان میں سے ایک راہ صلہ رحمی کی راہ تھی ۔ اپنے خاندانی تعلقات کو درست کیا اور کوئی رشتہ دار آپ کا انگلی نہیں اُٹھا سکتا تھا کہ کبھی بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اس کو کسی قسم کی جائز شکایت پہنچی ہو ۔"

(از خطبہ فرمودہ ۱۳ اپریل ۱۹۹۰ء)

> اولاد کے لئے ایسی تربیت کی کوشش کرو کہ ان میں باہم اخوت، اتحاد، جرأت، شجاعت، خودداری شریفانہ آزادی پیدا ہو ۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل)

درخواست دعا

○ محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ (رفیق حضرت اقدس) کی صحت بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے ۔ چکر بھی زیادہ آتے ہیں ۔ احباب جماعت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے ۔

○ محترم مولانا محمد منور صاحب شوگر کے مریض ہیں گذشتہ چند روز سے بعض دیگر عوارض کی وجہ سے طبیعت خراب ہے ۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے ۔

○ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب کی اہلیہ محترمہ قریباً دو سال سے بعارضہ فالج بیمار چلی آرہی ہیں کچھ عرصہ سے بخار کی شکایت بھی ہو گئی ہے ۔ قارئین کرام سے انکی شفایابی اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

○ کیلیفورنیا امریکہ سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے کہ مکرم چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی خوراک والی نالی کا آپریشن اللہ کے فضل سے سوموار مورخہ ۱۰ مئی کو ہوگا ۔ جس کی کامیابی اور کامل و عاجل صحت عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے ۔

○ مکرم فہیم احمد صاحب خالد مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ میرے والد چوہدری احمد دین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کو ۱۱ اپریل کو دل کا شدید حملہ ہوا تھا ۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل تھے ۔ اب گھر آگئے ہیں ۔ کمزوری بہت ہے ۔

○ مکرمی چوہدری عبد الغنی صاحب حال جرمنی کے پھیپھڑوں نے کام کرنا بند کر دیا ہے ۔ ۲۳ اپریل سے مسلسل بے ہوش ہیں ۔ ہسپتال میں داخل ہیں اور حالت انتہائی تشویشناک ہے احباب سے انکی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۰ ۔ ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۔ ۱۰ ۔ مئی ۱۹۹۳ء

استعدادیں بڑھائیں

بعض نیکیوں کا تعلق اپنی ذات سے ہوتا ہے اور بعض نیکیوں سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں اور ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ لیکن نیکی کیسی بھی ہو اس کا تعلق انسان کی اپنی استعداد سے ہوتا ہے۔ عبادت کتنی کر سکتا ہے۔ یہ بھی اپنی استعداد سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ کمزور ہے تو جلدی تھک جائے گا۔ صحت مند ہے تو خدا کے حضور زیادہ دیر تک کھڑا رہ سکے گا۔ مالدار ہے تو دوسروں کی زیادہ مدد کر سکتا ہے۔ اور اگر غریب ہے تو مدد کا خانہ ۔ خاص طور پر ایسی مدد جو روپے پیسے سے کی جاتی ہے۔ خالی ہی رہے گا۔ غرضیکہ آپ کسی کی نیکی کا ذکر کریں اس میں استعداد کو خاصا دخل ہے۔

اور اگر نیکی کا استعداد سے تعلق ہے تو اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ ہم اپنی استعدادیں بڑھا سکتے ہیں یا نہیں۔ اس بات کا جواب اثبات میں ہے یقیناً ہم اپنی استعدادیں بڑھا سکتے ہیں۔ جسمانی صحت بہتر رکھی جا سکتی ہے۔ قوت اور طاقت بڑھائی جا سکتی ہے۔ روپیہ زیادہ کمایا جا سکتا ہے۔ لیکن استعداد کو بڑھاتے ہوئے یہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے کہ نیکی خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ نیکی کے لئے ہم استعداد بڑھا رہے ہیں۔ گویا کہ استعداد بڑھانے کی اصل وجہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو زیادہ سے زیادہ خوش کر سکیں۔ اپنی زندگی کو زیادہ سے زیادہ اس کی منشاء کے مطابق بسر کر سکیں۔ اس طرح نہ صرف استعداد بڑھے گی۔ نیکیاں زیادہ کر سکیں گے۔ بلکہ خدا کی رضا بھی زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں گے۔

عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ لوگ اپنی استعدادیں بڑھانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اچھی خوراک اور ورزش کے ذریعہ جسمانی قوت کو فروغ دیتے ہیں۔ کماتے ہیں تو خوب کماتے ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ کمانے کی کوشش کرتے ہیں اور اس میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان لوگوں کے پیشِ نظر صرف اپنی بہبود ہوتی ہے۔ نہ نیکی مقصد ہوتا ہے نہ خدا کی رضا۔ لیکن وہ لوگ جو کرتے تو وہی کچھ ہے جو دوسرے کرتے ہیں۔ لیکن اُن کا مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ نیکیوں میں اضافہ کر سکیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ ان کا استعداد بڑھانے کا فعل بابرکت ہو جاتا ہے۔ نیّت کا فرق ہے۔ باقی سب وہی کچھ۔

پوچھا ہے نہ پوچھے گا کوئی حال تمہارا
تم نے بھی تو غفلت میں ہر اک لمحہ گذارا
کہتے ہیں کہ "جی" کی ہے یہاں "جی" سے ملاقات
ورنہ کبھی کر جاتے ہیں اپنے بھی کنارا

ابوالاقبال

---

(۱)

تمہیں دیکھوں اور آنکھیں بند کر لوں
تمہیں بستے رہو آنکھوں میں پیارے
سما سکتے نہیں میری نظر میں
تمہارے بعد دنیا کے نظارے

(۲)

کبھی تاروں کی اس بارات میں ہوں
کبھی پوشیدہ ان ذرّات میں ہوں
کبھی پہنائے نُہ افلاک میں ہوں
بہر جانب تلاشِ ذات میں ہوں

(۳)

مَیں کیوں دیکھوں طرب افزا نظارے
مِری آنکھوں میں تم بستے ہو پیارے
نظر کا مُنتہا ہے تیرا دیدار
حجابِ دید ہیں پھُول اور ستارے

(۴)

نِگاہیں پھیر لے بزمِ جہاں سے
کہ ہے مقصودِ ہستی جلوۂ یار
نظر کے نُور کو ضائع نہ کر تُو
نظر کے نُور کا مصرف ہے دیدار

(۵)

بروں از حلقۂ کون و مکاں ہے
جہانِ دل خدا جانے کہاں ہے
نہیں اس میں شب و روز و مہ و سال
جہانِ دل ورائے دو جہاں ہے

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل کے زمانہ مبارک میں جو مجالس قائم ہوئیں وہ سب مردوں کی تھیں۔ مثلاً انجمن اشاعت (-) صدر انجمن احمدیہ۔ تشحیذ الاذہان۔ مجلس احباب۔ مجمع الاخوان۔ مجلس ارشاد وغیرہ لیکن احمدیہ مستورات کی کوئی علمی دینی اور تمدنی انجمن اس وقت تک موجود نہ تھی۔ لہٰذا حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے حرم دوئم امۃ الحیٔ صاحبہ کی تحریک پر ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو لجنہ اماء اللہ کی بنیاد رکھی۔ جس کی پہلی سیکرٹری حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ تھیں۔

حضرت امۃ الحیٔ صاحبہ کے بعد یہ اہم خدمت آپ کے حرم سارہ بیگم صاحبہ اور پھر حضرت سیّدہ امّ طاہر کے سپرد ہوئی۔ جب اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا تو لجنہ کی ممبرات نے حضرت اماں جان کی خدمت میں درخواست کی کہ اس کی صدارت قبول فرمائیں۔ اور غالباً پہلا اجلاس آپ ہی کی صدارت میں ہوا تھا۔ لیکن آپ نے پہلے اجلاس ہی میں حضرت امّ ناصر کو اپنی جگہ بٹھا کر صدارت کے لئے نامزد فرما دیا۔ چنانچہ حضرت امّ ناصر اپنی وفات تک جو ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء کو ہوئی یہ فرض نہایت خوش اسلوبی سے نبھاتی رہیں۔ اگست ۱۹۵۸ء سے حضرت امّ متین صاحبہ کی صدارت میں یہ مجلس کام کر رہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ حضرت امام جماعت الثانی نے ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو اپنے قلم سے قادیان کی مستورات کے نام مندرجہ ذیل مضمون تحریر فرمایا۔

سلام — ہماری پیدائش کی جو غرض وغایت ہے۔ اس کو پورا کرنے کے لئے عورتوں کی کوششوں کی بھی اسی طرح ضرورت ہے جس طرح مردوں کی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے عورتوں میں اب تک اس کا احساس پیدا نہیں ہوا کہ دین حق ہم سے کیا چاہتا ہے۔ ہماری زندگی کس طرح صرف ہونی چاہیئے جس سے ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر کے مرنے کے بعد بلکہ اسی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو سکیں۔

اگر غور کیا جائے تو اکثر عورتیں اس امر کو محسوس نہیں کریں گی کہ روزمرہ کے کاموں کے سوا کوئی اور بھی کام کرنے کے قابل ہے یا نہیں۔

دشمنان دینِ حق میں عورتوں کی کوششوں سے جو روح بچوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی دین حق کی نسبت پھیلائی جاتی ہے۔ اس کا اگر کوئی توڑ ہو سکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اور بچوں میں اگر قربانی کا مادہ پیدا کیا جا سکتا ہے تو وہ بھی ماں ہی کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ پس علاوہ اپنی روحانی و علمی ترقی کے آئندہ جماعت کی ترقی کا انحصار بھی زیادہ تر عورتوں ہی کی کوشش پر ہے چونکہ بڑے ہو کر جو اثر بچے قبول کر سکتے ہیں وہ ایسا گہرا نہیں ہوتا جو بچپن میں قبول کرتے ہیں۔ اسی طرح عورتوں کی اصلاح بھی عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔

ان امور کو مدّنظر رکھ کر ایسی بہنوں کو جو اس خیال کی مؤید ہوں اور مندرجہ ذیل باتوں کی ضرورت کو تسلیم کرتی ہوں دعوت دیتا ہوں کہ ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مل کر کام شروع کریں اگر آپ بھی مندرجہ ذیل باتوں سے متفق ہوں تو مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں تاکہ اس کام کو جلد سے جلد شروع کر دیا جائے۔

(۱) اس امر کی ضرورت ہے کہ عورتیں باہم مل کر اپنے علم کو بڑھائیں اور دوسروں تک اپنے حاصل کردہ علم کو پہنچانے کی کوشش کریں۔

(۲)۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے لئے ایک انجمن قائم کی جائے تاکہ اس کام کو باقاعدگی سے جاری رکھا جا سکے۔

(۳) اس بات کی ضرورت ہے کہ اس انجمن کو چلانے کے لئے کچھ قواعد ہوں جن کی پابندی ہر رکن پر واجب ہو۔

(۴) اس امر کی ضرورت ہے کہ قواعد و ضوابط سلسلہ احمدیہ کے پیش کردہ دین حق کے مطابق ہوں اور اس کی ترقی اور اس کے استحکام میں ممد ہوں۔

(۵)۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جلسوں میں دینِ حق کے مختلف مسائل خصوصاً ان پر جو اس وقت کے حالات کے متعلق ہوں۔ مضامین پڑھے جائیں۔ اور وہ خود اراکین انجمن کے لکھے ہوں تاکہ اس طرح علم کے استعمال کا ملکہ پیدا ہو۔

(۶) اس امر کی ضرورت ہے کہ علم بڑھانے کے لئے ایسے مضامین پر جنہیں انجمن ضروری سمجھے، دینِ حق کے واقف لوگوں سے لیکچر کروائے جائیں۔

(۷)۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ جماعت میں وحدت کی رُوح قائم رکھنے کے لئے جو بھی امام وقت ہو اس کی تیار کردہ سکیم کے مطابق اور اس کی ترقی کو مدّنظر رکھ کر تمام کارروائیاں ہوں۔

(۸) اس امر کی ضرورت ہے کہ تم اتحادِ جماعت کو بڑھانے کے لئے ایسی ہی کوشاں رہو جیسے کہ ہر فرمانبردار کا فرض ہے ..... اور اس کے لئے ہر ایک قربانی کو تیار رہو۔

(۹)۔ اس امر کی ضرورت ہے کہ اپنے اخلاق اور روحانیت کی اصلاح کی طرف ہمیشہ متوجہ رہو اور صرف کھانے پینے پہننے تک اپنی توجہ کو محدود نہ رکھو اس کے لئے ایک دوسری کی پوری مدد کرنی چاہیئے۔

(۱۰) اس بات کی ضرورت ہے کہ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھو اور ان کو دین سے غافل اور بددل اور سست بنانے کی بجائے چست، ہوشیار، تکلیف برداشت کرنے والے بناؤ۔ اور دین کے مسائل جس قدر معلوم ہوں ان سے ان کو واقف کرو۔ اور خدا، رسول اور بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئمہ کی محبت اور اطاعت کا مادہ ان کے اندر پیدا کرو۔ دینِ حق کی خاطر اور اس کے منشاء کے مطابق اپنی زندگیاں خرچ کرنے کا جوش ان میں پیدا کرو۔ اس لئے اس کام کو بجا لانے کیلئے تجاویز سوچو اور ان پر عمل درآمد کرو۔

(۱۱) اس امر کی ضرورت ہے کہ جب مل کر کام کیا جائے تو ایک دوسرے کی غلطیوں سے چشم پوشی کی جائے اور صبر اور ہمت سے اصلاح کی کوشش کی جائے نہ کہ ناراضگی اور خفگی سے تفرقہ بڑھایا جائے۔

(۱۲) چونکہ ہر ایک کام جب شروع کیا جائے تو لوگ اس پر ہنستے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھے کی پرواہ نہ کی جائے اور بہنوں کو الگ الگ بہنوں اور طعنوں یا مجالس کے ٹھٹھوں کو بہادری اور ہمت سے برداشت کا سبق اور اس کی طاقت کا مادہ پیدا کرنے کا مادہ پہلے ہی سے حاصل کیا جائے۔ تاکہ اس نمونہ کو دیکھ کر دوسری بہنوں کو بھی اس کام کی طرف توجہ پیدا ہو۔

(۱۳) اس امر کی ضرورت ہے کہ اس خیال کو مضبوط کرنے کے لئے اور ہمیشہ کے جاری رکھنے کے لئے اپنا ہم خیال بنائی جائیں اور یہ کام اس صورت میں چل سکتا ہے کہ ہر ایک بہن جو اس مجلس میں شامل ہو اپنا فرض سمجھے کہ دوسری بہنوں کو بھی اپنا ہم خیال بنائے گی۔

(۱۴) اس امر کی ضرورت ہے کہ اس کام کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے صرف وہی بہنیں انجمن کی کارکن بنائی جائیں جو ان خیالات سے پوری متفق ہوں اور کسی وقت خدانخواستہ کوئی متفق نہ رہے تو وہ بطیب خاطر انجمن سے علیحدہ ہو جائے۔ یا بصورت دیگر علیحدہ کی جائیں۔

(۱۵) چونکہ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔ چھوٹے بڑے، غریب، امیر سب کا نام جماعت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس انجمن میں غریب امیر کی کوئی تفریق نہ ہو بلکہ غریب اور امیر دونوں میں محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور ایک دوسرے کی حقارت اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے کا مادہ دلوں سے دُور کیا جائے کہ باوجود مدارج کے فرق کے اصل میں سب مرد بھائی بھائی اور سب عورتیں بہنیں بہنیں ہیں۔

(۱۶) اس امر کی ضرورت ہے کہ عملی طور پر خدمتِ دین کے لئے اور اپنی غریب بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لئے بعض طریق تجویز کئے جائیں اور ان کے مطابق عمل کیا جائے۔

(۱۷) اس امر کی ضرورت ہے کہ چونکہ سب مدد اور سب برکت اور سب کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لئے دعا کی جائے اور کروائی جائے۔ ہمیں وہ مقاصد (اللہ تعالیٰ خود بتائے) جو ہماری پیدائش میں اس نے مدّنظر رکھے ہیں اور ان مقاصد کے پورا کرنے کے لئے بہتر سے بہتر ذرائع پر اطلاع اور پھر ان ذرائع کے احسن سے احسن

باقی صہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فصیح اور غیر فصیح

پہلے اخبار جنگ کے ایک کالم نویس ارشاد احمد حقانی کا کالم حرفِ تمنا جس کا عنوان انہوں نے "منہ کا ذائقہ بدلئے" رکھا ہے، وہ سنیے۔ وہ کہتے ہیں:-

"آج جمعہ ہے اور مجھے دفتر سے جزوی چھٹی ہے اسی لئے میں آج کا سیاسی صورت حال پر کوئی کالم نہیں لکھ رہا۔ لہٰذا آج سیاست سے قدرے ہٹے ہوئے تین مراسلے جو ایک ہی روز کی ڈاک میں موصول ہوئے ملاحظہ فرمائیے میں جناب اسرار عالم صدیقی کا ممنون احسان ہوں کہ انہوں نے میری ایک لفظی غلطی کی طرف توجہ دلائی۔ میں اہل زبان میں سے ہوں نہ مجھے زبان دانی کا دعویٰ ہے کچھ تھوڑا بہت اپنا مافی الضمیر ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور کبھی کبھار کوئی غلطی بھی سرزد ہو جاتی ہوگی۔ جو اصحاب علم میری کسی تحریر میں زبان و بیان یا لغت و املاء کی کوئی غلطی پائیں ضرور مطلع کریں۔ حضرت عمرؓ فاروق کا قول ہے تیرا اصل خیر خواہ وہ ہے جو تجھے تیری غلطی اور عیب سے آگاہ کرے۔ قلم کی لغزش بھی ایک عیب ہے اور اس کی اصلاح کی طرف متوجہ کرانے والا ہمارا محسن ہے۔ یوں بھی مہد سے لحد تک علم حاصل کرنے کا قائل ہوں۔ تو پہلے ناظم آباد کراچی سے جناب اسرار عالم صدیقی کا گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیے۔

محترمی جناب حقانی صاحب السلام علیکم۔ گو میں اپنے ذاتی مطالعہ کے لئے انگریزی روزنامے منگاتا ہوں لیکن بیگم صاحبہ کی تسکین ذوق کے لئے اردو کا روزنامہ "جنگ" بھی لینا پڑتا ہے۔ جنگ کو خود بھی پڑھتا ہوں کہ...

بنتی نہیں ہے ساغر و مینا کہے بغیر

حالات حاضرہ پر آپ کا کالم بڑا پر مغز ہوتا ہے۔ البتہ معذرت کے ساتھ عرض پرداز ہوں کہ آپ کبھی کبھار غیر فصیح الفاظ استعمال کر جاتے ہیں۔ مثلاً آپ عموماً "برسوں" کی بجائے "سالوں" استعمال کر جاتے ہیں۔ سال کی جمع سال ہی ہے مثلاً سند۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
اقبال

اسی طرح جب مقصد جمع کے صیغے میں اظہار خیال کا ہو تو یا تو "برس یا برس" لکھا جاتا ہے۔ یا "برس" یا اس کی اردو ترکیب "برسوں" ہے مثلاً سند..

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار
غالب

ایسی جنت کو کیا کرے غالب
جس کی لاکھوں برس کی حوریں ہوں
غالب

بن دیکھے جس کے پل میں آنکھیں بھر آئیاں ہیں
کیا قہر ہے کہ اس سے برسوں جدائیاں ہیں
مصحفی

تصور میں کسی کے کی ہے میں نے گفتگو برسوں
رہی ہے ایک تصویر خیالی رو برو برسوں
آتش

یوں تو برسوں نہ پلاؤں نہ پیوں اے زاہد
توبہ کرتے ہی بدل جاتی ہے نیت میری
داغ

"سالوں" یا "سالے" استعمال ہوتا ہے۔ لیکن "سالے" کی جمع کے معنی میں اور اس لفظ کا برسوں کے مفہوم میں استعمال غیر فصیح تصور کیا جاتا ہے۔ آپ زبان دان ہونے کی حیثیت سے میری اس تشریح سے شاید متفق نہ ہوں لیکن اہل زبان اس کو فوراً تسلیم کرے گا۔ لیکن میں آپ کو اس لئے لکھ رہا ہوں کہ یہ فرق آپ پر واضح کر دوں۔

مانو نہ مانو جانِ جہاں اختیار ہے
ہم نیک و بد حضور کو سمجھائے جائیں گے

کمترین
اسرار عالم صدیقی

(باقی دو خطوط ہم چھوڑتے ہیں)

معلوم ہوتا ہے کہ اسرار عالم صدیقی صاحب اہل زبان ہیں لیکن ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اہل زبان ہونا اور زبان دان ہونا ان دونوں باتوں میں فرق ہے۔ اہل زبان تو ہر وہ شخص ہے جس کی مادری زبان اردو ہے۔ لیکن زبان دان وہ شخص ہے جس نے اردو زبان پڑھی ہے بولی ہے، لکھی ہے۔ اور وہ اس پر دسترس رکھتا ہے اہل زبان کی اہمیت بھی اسی طرح اجاگر ہوتی ہے کہ کسی اہل زبان نے اس زبان کا مطالعہ کیا ہو۔ اسے پوری طرح کھنگالا ہو اور اس میں دسترس حاصل کی ہو۔ ورنہ تو چھوٹی سے چھوٹی عمر کا بچہ بھی جو اہل زبان کے ہاں پیدا ہوتا ہے وہ اہل زبان ہی کہلاتا ہے۔ اسرار صاحب کو اس بات کا یقین نہیں کہ ان کی بات جسے وہ اہل زبان کی بات کہتے ہیں زبان دان مان لیں گے۔ یا یہ کہ ضرور مان لیں گے۔ اسی لئے اسرار صاحب نے لکھا ہے کہ آپ زبان دان ہونے کی حیثیت سے میری اس تشریح سے شاید متفق نہ ہوں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں زبانیں ارتقائی منازل طے کرتی رہتی ہیں۔ اور جب کوئی زبان ایک علاقے سے نکل کر دوسرے علاقے میں چلی جائے اور وہاں کے لوگوں کی زبان بن جانے کا اسے فخر حاصل ہو جائے تو یقیناً خاصی زیادہ تبدیلیاں سامنے آتی ہیں۔ اس لئے کہ اپنے علاقے سے نکل کر زبان کسی دوسرے علاقے میں جاتی ہے اس کے رہن سہن اس کی ثقافت اور اس کے رجحان طبیعت میں خاصا فرق آجاتا ہے اور یہی وہ باتیں ہیں جو زبان کو ڈھالنے میں کردار ادا کرتی ہیں ہو سکتا ہے کہ اہل زبان کسی بات کو کسی ایک طرح ادا کرتے ہوں اور کسی دوسرے علاقے کے زبان دان اسی بات کو کسی دوسری طرح ادا کرتے ہوں۔ اس لئے ان دونوں ادائیگیوں میں سے ایک کو فصیح اور دوسری کو غیر فصیح کہنا کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا۔ اسرار صاحب نے جو مثالیں دی ہیں ان کی بجائے اگر وہ کسی غیر فصیح بات کے متعلق کسی اہل زبان کا یہ فیصلہ سناتے کہ دیکھئے یہ یوں غیر فصیح ہے تو بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی تھی۔ اب انہوں نے بعض اشعار دے کر از خود ان کے خلاف برس کی بجائے سال کا استعمال غیر فصیح قرار دیا ہے تو اسے کسی طرح بھی سمجھا نہیں جا سکتا۔

الفاظ مفرد ہونے کے باوجود جمع میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ دن کا لفظ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک دن انسان کے ہزار دن کے برابر ہے۔ یہاں لازم نہیں کہ دنوں کہا جائے۔ جبکہ دن کی جمع عام طور پر دنوں ہی ہوگی لیکن یہ دن کے لفظ کے استعمال پر منحصر ہے کہ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ کہنا کہ شعر یوں ہے کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سال کی بجائے کسی اور جگہ خاص طور پر نثر میں سالوں استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اسرار صاحب کو یہ بھی علم ہوگا اور یقیناً ہوگا کہ نثر اور نظم میں الفاظ کے استعمال میں فرق آجاتا ہے۔ جس طرح کسی بات کو نثر میں کہا جاتا ہے۔ اگر بعینہٖ اسی طرح اسے نظم میں بھی کہہ دیا جائے تو یقیناً نثر اور نظم کا کوئی فرق نہیں رہے گا۔

فصاحت کے متعلق ایک دفعہ ہم نے خود بھی تحقیق کی اور اپنے قارئین میں سے بعض خاص قارئین کو اس بات کی دعوت دی تھی کہ وہ اس کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ ہماری تحقیق سے تو یہ پتہ چلا کہ جہاں تک فصاحت کا تعلق ہے اس کا ہر فرد کی اپنی سمجھ بوجھ پر انحصار ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایک چیز جسے آپ فصیح سمجھتے ہیں اس کے متعلق تمام اہل زبان یا تمام زباندان اس بات کا اعتراف کر لیں کہ وہ فصیح ہے۔ اور اگر یہ کیفیت ہے تو پتہ چلا کہ فصاحت کا چٹخارہ تو لیا جا سکتا ہے لیکن اسے حتمی طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔ برسوں کی بجائے سالوں لکھنا اگر اہل زبان کے نزدیک غیر فصیح ہے تو یقیناً وہ لوگ جنہیں ہم زبان دان کہتے ہیں ان کے نزدیک غیر فصیح نہیں ہے۔ بہرحال ہم ایک دفعہ پھر اپنے قارئین سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ فصاحت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ (ن - س)

بقیہ صـ ۳

طور پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر کرے۔ آئندہ آنے والی نسلوں کی بھی اپنے فضل سے رہنمائی کرے اور اس کام کو اپنی مرضی کے مطابق ہمیشہ کے لئے جاری رکھے یہاں تک کہ اس دنیا کی عمر تمام ہو جائے۔

اگر آپ ان خیالات سے متفق ہیں اور ان کے مطابق اور موافق قواعد پر جو بعد میں انجمن پیش کر کے پاس کئے جا رہے ہیں اور کئے جائیں گے عمل کرنے کے لئے تیار ہوں تو مہربانی کر کے اس کاغذ پر دستخط کر دیں بعد میں ان قواعد پر ہر ایک بہن سے علیحدہ علیحدہ دستخط لے کر اقرار و معاہدت لئے جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نام میں کیا رکھا ہے؟

"نام میں کیا رکھا ہے" یہ ایک بہت مشہور جملہ ہے۔ شیکسپیئر کے کسی ڈرامے سے لیا گیا اور اسے شہرت دوام حاصل ہو گئی۔ "نام میں کیا رکھا ہے" سے اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ مقصد تو چیز سے ہے نہ کہ چیز کے نام سے پھول سے خوشبو آتی ہے اس کا رنگ مزا دیتا ہے اگر اس کا نام کانٹا بھی رکھ لیا جائے تو نہ تو اسکی خوشبو زائل ہو جائے گی اور نہ اس کا رنگ۔

بات تو بالکل ٹھیک ہے لیکن ایک بات قابل غور ہے اور وہ یہ کہ نام کو مانوس ہوتے ہوتے ایک عرصہ لگتا ہے۔ آج آپ گلاب کے پھول کو کانٹا کہنا شروع کریں گے تو ایک لمبے عرصے تک کانٹا کہنے سے چبھن محسوس ہو گی۔ پھول کی خوشبو اور اس کا رنگ تو اس وقت میسر ہونگے جب وہ سامنے آئے گا۔ لیکن جب اسکے سامنے آئے بغیر اسے کانٹا کہا جائے گا تو ایک لمبے عرصے تک یہی احساس رہے گا کہ یہ ایک چبھنے والی چیز ہے۔ حالانکہ اب تو کانٹا پھول کا نام رکھ دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نام سے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن نام کے احساس سے فرق ضرور پڑتا ہے۔ اور اس احساس کا زاویہ بدلنے کے لئے ایک لمبا عرصہ درکار ہے۔ ویسے نام سے کیا فرق پڑتا ہے۔

اسکی ایک اور مثال وہ یہ ہے کہ ہم نامی محبت پیدا کر دیتی ہے۔ مثلاً میں نائیجیریا میں تھا تو میرے ساتھ ایک اور مربی جو پاکستان ہی سے گئے ہوئے تھے اور تھے بھی کسی حد تک معمر۔ ایک دن میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے کہ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے دوسروں کی نسبت زیادہ اُنس کیوں ہے میں بھی مسکرایا میں اس کا کیا جواب دے سکتا تھا۔ کہنے لگے بات یہ ہے کہ آپ کا اصلی نام نور محمد ہے۔ اور میرے والد صاحب کا نام بھی نور محمد تھا۔ اور اس کے علاوہ آپ کی بیگم کا نام سکینہ بیگم ہے اور میری والدہ محترمہ کا نام بھی سکینہ بیگم تھا۔ جب بھی آپ کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے والد محترم یاد آ جاتے ہیں اور میرے دل میں محبت کا ایک سوتا پھوٹتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ سوتا آپ کی طرف بہنے لگتا ہے۔

اسی طرح گذشتہ دنوں ایک دوست اپنے دادا جان کے متعلق اپنے والد صاحب کا لکھا ہوا مضمون اشاعت کے لئے لے کر آئے۔ وہ اس مضمون کو یادِ رفتگان میں چھپوانا چاہتے تھے کچھ دیر ان کے دادا جان کے متعلق باتیں ہوتی رہیں۔ کسطرح وہ پیدل اٹک سے قادیان جاتے رہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے شرف ملاقات حاصل کرتے رہے۔ پھر ان کے والد صاحب بھی قادیان اپنے والد صاحب کے ساتھ جاتے رہے یہ باتیں اتنی دلچسپ تھیں کہ ہم نے معمول سے زیادہ وقت ان باتوں پر صرف کر کے لطف حاصل کیا۔ جب میں نے مضمون کے ورق پلٹے تو دیکھا کہ اس مضمون کے لکھنے والے کا نام "نور محمد" تھا۔ نور محمد ان صاحب کے والد صاحب کا نام ہے۔ جو یہ مضمون لے کر آئے تھے میں نے کاغذ پر نظر ڈالی اور پھر اپنے ملاقاتی پر اور میں مسکرایا۔ وہ حیران رہے کہ آخر اس مسکراہٹ کا مطلب کیا ہے۔ میں نے کہا کہ میں اسلئے مسکرایا ہوں کہ آپ کے والد صاحب کا نام بھی وہی ہے جو میرا نام ہے۔ وہ یہ سنکر نہ صرف ہنسے بلکہ انہوں نے زیادہ قربت کے لئے ہاتھ آگے بڑھایا اور مصافحہ کیا اور ہم دونوں ہنسے۔ اور میں نے انہیں نائیجیریا کی بات سنائی تو وہ اور بھی ہنسے۔

گویا کہ ہم نامی لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لاتی ہے۔ اسی لئے یہ تجربہ بھی ہوا کہ کسی بیرونی ملک میں اگر کوئی شخص یہ کہہ دے کہ میں بھی جھنگ ضلع کا رہنے والا ہوں تو جھنگ ضلع کے رہنے والوں کو ایک دوسرے سے ایک خاص انس ہو جاتا ہے۔ تو نام میں ہوگی نا کوئی بات۔ ہمارا یہ مطلب نہیں کہ جو نام رکھے جا چکے ہیں۔ ان کو کسی صورت میں بدلا نہیں جا سکتا۔ بدلا تو جا سکتا ہے۔ لیکن احساس بدلنے کے لئے خاصا وقت لگتا ہے۔ آپ گلاب کے پھول کو تو گلاب کا پھول ہی کہتے رہیئے کانٹا نہ کہیئے۔ اور یہ اسکے باوجود کہ آپ نے یہ سن رکھا ہے کہ نام میں کیا رکھا ہے۔ یعنی نام کسی وقت بھی بدلا جا سکتا ہے۔ بدلا جا سکتا ہوگا۔ لیکن آپ ہرگز نہ بدلیں کیونکہ ایک لمبے عرصے تک آپ اپنے احساس کو بدل نہیں سکیں گے۔ (ن س)

راجہ عبدالرشید

ربّ کریم ـــ ہمارا مشکل کشا

مکرمی و محترمی ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ کچھ عرصہ قبل آپ نے قارئین الفضل کو رب کریم ہمارا مشکل کشا کے تحت قبولیت دعا کے واقعات بغرض اشاعت ارسال کرنے کی تحریک فرمائی۔ مناسب تصحیح کے ساتھ شائع فرما کر مشکور فرمائیں۔

یوں تو زندگی میں کئی واقعات انسان کے ساتھ رونما ہوتے رہتے ہیں کہ مشکلات کی گھڑیوں میں رب کریم کو ہم جیسے کئی گنہگار انسان ان مواقع پر مدد کے لئے پکارتے ہیں۔ ایسا ہی ایک واقعہ پیش خدمت ہے۔

یہ غالباً 77-1975ء کا واقعہ ہے کہ خاکسار کے سرکاری فرائض منصبی کے سلسلہ میں یہ فرض بھی شامل تھا کہ اپنے ماتحت عملہ کی تنخواہ ہیڈ آفس سے وصول کر کے انہیں ہر ماہ تقسیم کرتا۔ ایک موقعہ پر جب خاکسار نے تنخواہ حسب معمول تقسیم کی اور آخر میں حساب چیک کیا تو پورا ایک ہزار روپیہ کم نکلا۔ وقتی طور پر کچھ پریشانی ہوئی۔ دوسرے روز ہیڈ آفس واپس آیا تو متعلقہ کیشئر سے دریافت کیا کہ شاید میں ایک ہزار روپیہ کی .... ایک دفعہ آپ سے رقم وصول کرتے بھول گیا ہوں۔ اس نے حساب کتاب چیک کر کے بتایا کہ اس کا کیش بک میں بیلنس ٹھیک ہے۔ میں کچھ مایوس ہوا اور اتمام حجت کے طور پر اپنے افسر بالا کی خدمت میں بھی اس بارے عرض کر دیا۔ چنانچہ انہوں نے مذکورہ کیشئر کو دوبارہ حساب کتاب چیک کرنے کا حکم دیا۔ اور مجھے دوسرے روز پھر آنے کا فرمایا۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے اس اعلیٰ افسر کو مجھ پر مکمل اعتماد تھا اور میرے عملہ کو بھی۔ بہرحال خاکسار واپس اپنے تعیناتی مقام پر جاتے ہوئے دعا کرتا رہا کہ اللہ تعالیٰ یہ نقصان پورا فرمائے اور سرخروئی عطا فرمائے۔ معاً خاکسار اپنے والدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے سوچا کہ بتانے پر کہ اس طرح یہ رقم پوری نہیں ہو رہی یا کم ہو گئی انہیں دکھ اور تکلیف ہوگی۔ مگر سوچا کہ والدین کی دعائیں تو اولاد کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ محترم والد صاحب (حکیم راجہ عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ جہلم شہر) نے مجھے بڑی شفقت کے ساتھ تسلی دی اور فرمایا کہ میں اور تمہاری والدہ دعا کریں گے اللہ تعالےٰ نیتوں کو جانتا ہے وہ معجزانہ یہ نقصان پورا کر دے گا۔ مجھے اپنے پیارے والدین کی دعاؤں پر یقین ہو گیا کہ اللہ نے چاہا تو یہ نقصان ضرور اور جلد پورا ہوگا اور میرے لئے باعث عزت بھی ہوگا۔ چنانچہ دوسرے روز جب خاکسار اپنے ہیڈ آفس دوبارہ حاضر ہوا تو متعلقہ کیشئر نے بتایا کہ میں نے حساب دوبارہ چیک کیا اور مجھے یاد آیا کہ آپ یہ رقم سیف کے اوپر رکھ کر بھول گئے تھے۔

ساتھ اس نے افسر اعلیٰ کی خدمت میں اطلاع دی۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ یہ شخص جھوٹ بولنے والا نہیں ہے اور ایمان دار ہے۔ مجھے ان کے ان پر شفقت الفاظ اور پیارے والدین کی پر شفقت اور عاجزانہ دعاؤں کے نتیجہ میں قبولیت دعا کی بے حد خوشی ہوئی اور اللہ تعالےٰ کے حضور شکر ادا کیا کہ اللہ تعالےٰ نے نہ صرف پیارے والدین کی پر شفقت دعاؤں کی مقبولیت کا معجزہ دکھایا بلکہ ساتھ ہی خاکسار کو افسر اعلیٰ کی طرف سے مزید عزت اور وقار کا سرٹیفکیٹ بھی ملا۔ علاوہ ازیں خاکسار کے ماتحت عملہ نے بھی اس بارے میں پہلے ہی مجھے آفر کر دی تھی کہ وہ مل کر اس نقصان کو پورا کر لیں گے۔ ہمیں آپ پر پورا اعتماد ہے۔ اس واقعہ کے بعد خاکسار کا یقین اور پختہ ہو گیا کہ رب کریم واقعی ہمارا مشکل کشا ہے۔

بقیہ: صـ ۶

ہوں۔ سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ خدمت کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھا کریں۔ اور جب بھی موقعہ ملے اس کو ضائع نہ ہونے دیں۔ بلکہ خدمتِ خلق کیا کریں۔

آسمان پر وہی (صاحب ایمان) لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو ہر چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

ہجرہ کیلنڈر

اسلامی ممالک کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس میں ایک قرارداد یہ بھی پیش ہوکر منظور ہوئی کہ اسلامی دنیا کے لئے ہجری کیلنڈر ایک ہی ہونا چاہیئے۔ اگر اس قرارداد پر عمل درآمد شروع ہوگیا تو مسلمانوں کے تہوار۔ جیسے کہ عیدیں۔ ساری دنیا میں ایک ہی دن ہوا کریں گی۔ اس وقت مختلف تہوار مختلف ممالک میں مختلف دنوں میں منائے جاتے ہیں۔ رمضان کے متعلق بھی دیکھا گیا ہے کہ عرب کے بعض ملکوں میں اگر آج رمضان شروع ہوا ہے تو پاکستان کے ایک علاقے میں اس سے اگلے روز شروع ہوگا اور پاکستان ہی کے ایک اور علاقے میں اس سے بھی اگلے روز۔ یہی حال عیدوں کی تقاریب کا ہے۔ لیکن اگر ساری اسلامی دنیا میں ایک ہی ہجرہ کیلنڈر جاری ہو جائے تو یقیناً ساری دنیا میں رمضان بھی ایک ہی دن شروع ہو گا۔ اور عیدیں بھی ایک ہی دن ہوا کریں گی۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ جھگڑا پاکستان میں ہوتا ہے۔ یعنی یہ تو ممکن ہے کہ کسی عرب ریاست میں ایک دن رمضان شروع ہو اور کسی اور ریاست میں دوسرے دن۔ لیکن ایک ہی ریاست میں دو دنوں میں رمضان شروع نہیں ہوتا۔ جبکہ پاکستان کی یہ کیفیت ہے کہ پاکستان کے ایک حصے میں رمضان ایک دن شروع ہوتا ہے اور پاکستان ہی کے ایک اور حصے میں اس سے اگلے روز۔

خواتین تنظیم

گذشتہ دنوں کراچی میں اسلامی وزرائے خارجہ کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ یہ اکیسویں کانفرنس ہے۔ اس موقعہ پر تجویز پیش کی گئی کہ خواتین کی ایک اسلامی تنظیم عالمی سطح پر قائم کی جانی چاہیئے اس سلسلے میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں جنرل سیکرٹریٹ سے کہا گیا ہے کہ وہ ممبر ممالک سے صلاح مشورہ کرے تاکہ اس تجویز کو آگے بڑھانے کی صورت پیدا ہو۔ یہ بھی تجویز کیا گیا کہ اس سلسلے میں ایک سمپوزیم منعقد کیا جائے جہاں اسلامی دنیا کے ماہرین اپنی اپنی رائے کا اظہار کریں اور بتائیں کہ ان کے خیال میں خواتین کی عالمی اسلامی تنظیم قائم کی جاسکتی ہے یا نہیں۔ اور اگر قائم کی جاسکتی ہے تو کیا طریق اختیار کیا جائے۔

ایران نے یہ پیشکش کی ہے کہ وہ ماہرین کے گروہ کی میٹنگ کے تمام انتظامات کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس موقعہ پر کہا گیا کہ اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی ہے کہ اسلامی دنیا میں خواتین کو بھی تیار کیا جائے۔ تاکہ وہ تمام معاملات میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔ اس تنظیم کے ذریعے اسلامی اصولوں اور عدل اور انصاف اور اخوت کے میدانوں میں آسانی سے آگے بڑھا جاسکے گا۔

قرارداد میں کہا گیا کہ یہ اہداف اتنے اچھے ہیں کہ انہیں حاصل کرنا مسلمان امت کا لازمہ حیات ہے اور یہ صرف اسی طرح حاصل کئے جاسکتے ہیں کہ مسلمان عورتوں کو آگے لایا جائے۔

فلسطینی ملک بدر

اسرائیل نے جن فلسطینیوں کو لبنان کی طرف ملک بدر کیا ہوا ہے ان کی تعداد اب ۳۹۶ بتائی جاتی ہے۔ ایک دفعہ انہوں نے سر پر کفنی باندھ کر اسرائیل کی حدود کی طرف مارچ کیا تھا۔ اور اب جبکہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے لئے واشنگٹن میں ایک اور دور ہو رہا ہے۔ انہوں نے پھر اس بات کی دھمکی دی ہے کہ وہ "موت مارچ" کریں گے۔ ان کے لیڈر عبدالعزیز نے کہا ہے کہ ہمیں یہاں ۱۳۰ دن ہو گئے ہیں اور ہماری اس کیفیت کے اصل ذمہ دار وہ لوگ ہیں جو قیام امن کے لئے فلسطین کی طرف سے گفت و شنید میں شامل ہو رہے ہیں۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے خون کا ہر قطرہ جو ہماری اس مہم میں بہے گا اس کے ذمہ دار گفت و شنید میں حصہ لینے والے فلسطینی ہوں گے۔ ان فلسطینیوں نے کہا ہے کہ ہم زمرائیہ کی طرف مارچ کریں گے۔ اور ہم ان لوگوں کے خلاف احتجاج کریں گے جنہوں نے فلسطینیوں سے بغاوت کی ہے۔ یہ دراصل ان لوگوں کو بغاوت کرنے والے کہتے ہیں۔ جو گفت و شنید میں حصہ لے رہے ہیں۔ کیونکہ پہلے یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ ان فلسطینیوں کو واپس لیا جائے تو گفت و شنید شروع ہوسکے گی۔ لیکن ان کو واپس لینے کا تو ابھی موقعہ نہیں آیا۔ گفت و شنید شروع کرنے کی حامی بھر لی گئی ہے۔ اسے وہ "شہادت کا مارچ" بھی کہتے ہیں۔ اور ان کا خیال ہے کہ وہ اس مہم کے چلانے سے اسرائیلیوں کو اس بات پر مجبور کر دیں گے کہ وہ انہیں واپس وطن جانے کی اجازت دیں۔ اسرائیلیوں نے ایک دفعہ پہلے کہا تھا کہ یہ لوگ اسرائیل کے علاوہ کسی اور ملک جاسکتے ہیں۔ پھر یہ بھی کہا تھا کہ انہیں واپس تو لیا جائے گا لیکن اکٹھے نہیں اور اسرائیل ایک رنگ میں یہ دھمکی بھی دے چکا ہے کہ انہیں اسرائیل جانے کے بعد مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بہرحال جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے۔ ان لوگوں کے حالات بد سے بدتر ہو رہے ہیں۔ اور یہ کسی وقت بھی کچھ کر گذرنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں

ایک چھوٹی سی بات

مکرمہ ساجدہ نسرین صاحبہ

جہلم سے لکھتی ہیں:

"چھوٹی سی بات"۔ بہت بچپن میں تحدیث نعمت ابا جان نے دو بار ختم کروائی اس کتاب کو پڑھنے کے بعد میرے ذہن میں ایک بات نقش ہو گئی جو اب عمر کے ۴۰ ویں سال میں بھی نقش ہے کہ سفر میں دعا قبول ہوتی ہے اور سفر عذاب کا حصہ ہے استغفار کرتے رہنا بہتر وظیفہ ہے زندگی میں سفر کے دوران یہی نسخہ جاری رکھا کئی بار خدا تعالیٰ نے بہت محفوظ رکھا۔ عید سے قبل ریل گاڑی سے سیالکوٹ جانے کا موقعہ ملا وزیر آباد سے ٹرین سیالکوٹ کے لئے بدلنی پڑتی ہے میرے چھوٹے بیٹے نے ریل میں ضد شروع کی میں نے کھڑکی کے پاس بیٹھنا ہے میں نے بہتیرا سمجھایا مگر ضد سے ایسی صورت بنا لی کہ میں نے خود ہٹ کر اس کو کھڑکی کے آگے بیٹھنے دیا اور خود میں دعائیں پڑھنے میں محو ہو گئی کہ اچانک ٹرین کی تیز رفتار کے باعث کھڑکی کا شیشہ میرے بیٹے کے ہاتھ پر آن لگا پورا ہاتھ مجھے لگا کہ انگلیوں کے جوڑ فریکچر ہو گئے ہوں گے۔ شدید درد کہ بچہ تڑپے جائے فوراً میں نے پرس سے آیوڈیکس انگلیوں پر لگا دی پٹی اور روئی باندھ دی اور کچھ دیر بعد بچہ سو گیا۔ دو فائدے کہ سفر میں اپنے ہمراہ امرت دھارا، پٹی، روئی زخموں کی دوائی وکس، آیوڈیکس ضرور رکھیں اور سفر میں دعا بہترین نسخہ ہے وقت گذارنے کا اور یہ نسخہ ہمیں بہت سے اندیشوں سے بچا کر رکھتا ہے ہر لمحہ خدا تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔

مکرم رانا منظور احمد صاحب

علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں:

ایک چھوٹی سی بات لکھ رہا ہوں۔ خاکسار قیادت وحدت کالونی لاہور میں ناظم خدمت خلق ہے۔ اور ہر وقت خدمت کے لئے فکر میں لگا رہتا ہے۔ مثلاً ہسپتال میں کسی مریض کے لئے خون کا بندوبست کرنا۔ ہسپتال میں دوائیاں اور پھل تقسیم کرنا۔ جیل میں جاکر قیدیوں کو جوتے۔ ٹوتھ برش صابن تیل بنیان پھل وغیرہ تقسیم کرنا۔ عید پر سویاں ہسپتال اور جیل میں جاکر مریضوں اور قیدیوں میں تقسیم کرنا۔ راستے میں موٹر سائیکل/اسکوٹر پر مسافر کو اس کی منزل پر چھوڑنا غرض اس قسم کے جتنے بھی خدمت خلق کے کام ہوتے ہیں۔ اپنی پڑھائی کے علاوہ کرتا ہوں جس کے کرنے سے مجھے دلی خوشی ہوتی ہے۔ فی الحال ایک چھوٹی سی بات لکھ رہا ہوں۔ سکوٹر پر جارہا تھا۔ کہ سڑک کے کنارے دو آدمی کھڑے تھے۔ اور ایک سکوٹر کو لٹایا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھے ہاتھ دیا۔ کہ رک جائیں۔ جب رکا تو انہوں نے بتایا کہ ایک گھنٹہ سے کھڑے ہیں۔ سکوٹر کے ویل کا پانہ نہیں ہے۔ ویل پنکچر ہو چکا ہے۔ ایک گھنٹہ سے ہاتھ کھڑا کر رہے ہیں لیکن کوئی نہیں رکتا۔ حالانکہ ہم نے ہسپتال مریض کے لئے دوائی لے کر جانا ہے۔ چنانچہ میں نے پانہ دے دیا ۱/۲ گھنٹہ ان کو لگ گیا۔ پھر پانہ دیتے وقت کہنے لگے کہ آپ کا شکریہ کہ آپ کا اتنا وقت ضائع کر دیا۔ خاکسار نے ان سے کہا۔ یہی تو وقت میرا صحیح میری زندگی کے کام آیا۔ اور مجھے دلی خوشی ہوتی ہے۔ جب کسی کی مصیبت کے وقت کسی کے کام آتا

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا
مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل
اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص
کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی
جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی
مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور
پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مثل نمبر ۲۸۸۷۱ میں آمینہ
زوجہ KARNARAWUH پیشہ خانہ
داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۵۴ء
ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش
وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ
۱۴-۲-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں
کہ میری وفات پر میری کل متروکہ
جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰
حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل
جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل
حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت
درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین
۵۰۰ مربع میٹر مالیتی/۱،۲۵۰،۰۰۰
RP - (۲) حق مہر -/۳۰۰،۰۰۰
RP - اس وقت مجھے مبلغ/۱۰،۰۰۰
روپے ماہوار آمد بصورت از جائیداد بالا
ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد
کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل
صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔
اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد
یا آمد پیدا کروں تو اس کی
اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی
رہوں گی اور اس پر بھی وصیت
حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں
کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد
بشرح چندہ عام تازیست حسب
قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری
یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور
فرمائی جائے۔ الامتہ - آمینہ زوجہ
KARNARAWUH انڈونیشیا۔
گواہ شد نمبر۱- KARNARAWUH
خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲-
MANKU پسر موصیہ۔

مثل نمبر ۲۸۸۷۲ و
MRS. SUHARSI W/O WIRYATMO
پیشہ نرس عمر ۴۹ سال بیعت
۹-۶-۸۲ ساکن انڈونیشیا۔
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ
آج بتاریخ ۲۲-۷-۱۹۹۱ میں
وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات
پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ
وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل
حسب ذیل ہے جس کی موجودہ
قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱)
مکان برقبہ ۲۰۰ مربع میٹر مالیتی
RP 17،750،000/-
(۲) موٹر سائیکل ہنڈا ۱۹۸۳ء
مالیتی -/RP 750،000 (۳)
۸۰ گرام طلائی زیورات مالیتی
-/RP 1،600،000 - (۴)
حق مہر ایک لاکھ روپے -/۱۰۰،۰۰۰
RP کل جائیداد -/۲۰،۲۰۰،۰۰۰
RP - اس وقت مجھے مبلغ/۲۶۳،۶۵۰
+ ۱،۰۵۵،۰۰۰ ماہوار بصورت
تنخواہ اور امداد مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو
بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر
انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور
اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا
آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی
اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو
گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی
جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح
چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر
انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا
کرتی رہوں گی میری یہ وصیت
تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
الامتہ - MRS. SUHARSI انڈونیشیا۔
گواہ شد نمبر۱- WIRYATMO
خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ RD.
RIDHOAN S/O RD. SATIBI
انڈونیشیا۔

مثل نمبر ۲۸۸۷۳ میں
کمال الدین ولد محی الدین پیشہ
ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۵۲ء
ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش
وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ
۲-۹-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں
کہ میری وفات پر میری کل متروکہ
جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے
۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ
پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت
میری کل جائیداد منقولہ وغیر
منقولہ کی تفصیل حسب ذیل
ہے جس کی موجودہ قیمت درج
کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ
۱۴۰ مربع میٹر مالیتی -/۵۰۰،۰۰۰
RP - اس وقت مجھے مبلغ/۱۷۵،۰۰۰
روپے ماہوار بصورت ملازمت مل
رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد
کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل
صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔
اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا
آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔
اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے
منظور فرمائی جائے۔ العبد کمال الدین
انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- آئمہ
SOPIAH انڈونیشیا۔ گواہ شد
نمبر۲- YAYAT RUDAYAT

مثل نمبر ۲۸۸۷۴ و
A- SYAFEI S/O H. HAMAMI
پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال
بیعت ۱۹۷۱ء ساکن انڈونیشیا۔
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ
آج بتاریخ ۱۸-۱۰-۹۱ میں
وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر
میری کل متروکہ جائیداد منقولہ
وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب
ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج
کردی گئی ہے۔ (۱) زمین برقبہ
۳۳۶ مربع میٹر مالیتی/۲۴،۰۰۰،۰۰۰
RP - اس وقت مجھے مبلغ/۲۳۷،۰۰۰
روپے ماہوار بصورت ملازمت مل
رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار
آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل
صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔
اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد
یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں
گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی
ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی
جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح
چندہ عام تازیست حسب قواعد
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو
ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت
تاریخ تحریر سے منظور فرمائی
جائے۔ العبد - A-SYAFEI
انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- YAYAH
S/O HASAN SUBARDI
انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۲- SITI
NVERHAENI پسر موصی۔

مثل نمبر ۲۸۸۷۵ و
MRS E PATIMAH W/O
ODIH پیشہ ملازمت عمر ۴۳
سال بیعت ۱۹۷۴ء ساکن
انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلا
جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸-۱۰-۹۱
میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات
پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ
وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
ہوگی اس وقت میری کل جائیداد
منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب
ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج
کردی گئی ہے۔ (۱) مکان مالیتی
-/RP 2،500،000 - (۲) زمین
برقبہ ۱۶۸ مربع میٹر مالیتی/۱۲،۵۰۰،۰۰۰
RP - (۳) زیورات طلائی وزنی ۱۵
گرام مالیتی -/RP 300،000 (۴)
رنگین ٹی وی اندازاً مالیتی/۷۵۰،۰۰۰
RP - (۵) حق مہر -/۱۵،۰۰۰
RP - کل جائیداد مالیتی/۴،۲۵۰،۰۰۰
RP - اس وقت مجھے مبلغ/۱۵۲،۷۰۰
روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے
ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار
بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔
میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو
بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر
انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور
اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا
آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع
مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔
اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی
میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے
منظور فرمائی جائے۔ الامتہ - E
PATIMAH W/O ODIH
انڈونیشیا۔ گواہ شد نمبر۱- E
UNAENAH انڈونیشیا۔ گواہ
شد نمبر۲- YAYAT RUDAYAT
انڈونیشیا۔

اگر تم ستائے جاؤ اور گالیاں دیئے
جاؤ اور تمہارے حق میں بُرے بُرے
لفظ کہے جائیں تو ہوشیار رہو۔ کہ
سفاہت کا سفاہت کے ساتھ تمہارا
مقابلہ نہ ہو۔ ورنہ تم بھی ویسے ہی
ٹھہرو گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۹ مئی۔ گذشتہ رات اور صبح ٹھنڈی ہوا چلنے سے گرمی میں کمی ہوگئی ہے

○ سپریم کورٹ میں نواز شریف حکومت توڑے جانے کے خلاف آئینی درخواستوں کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ صاحب نے کہا کہ قومی اسمبلی توڑنے کے خلاف درخواستوں کا فیصلہ آئینی موشگافیوں اور ٹیکنیکی ضوابط کے مسائل میں الجھ کر نہیں بلکہ میرٹ پر کیا جائے گا۔ انہوں نے اٹارنی جنرل کو فنی موشگافیوں سے بچنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ مولوی تمیز الدین کیس میں جسٹس منیر جیسے قابل جج کا فیصلہ آج بھی عوام کے ذہنوں پر نقش ہے قوم نے انہیں معاف نہیں کیا انہوں نے کہا کہ اہم بات یہ ہے کہ منتخب اسمبلی کو دستور کے مطابق وقت پورا کرنے کی بجائے اس وقت برطرف کر دیا گیا جب اجلاس بلایا جا چکا تھا۔

○ سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہمیں یقین ہے کہ سپریم کورٹ قومی اسمبلی توڑے جانے کے بارے میں فیصلہ انصاف سے کرے گی۔ انہوں نے بی بی سی کو انٹرویو میں کہا کہ خیبر سے کراچی تک عوام نے قومی اسمبلی توڑنے کے فیصلے کو مسترد کر دیا ہے۔ صدر کے اقدام سے ملک بدترین اقتصادی بدحالی کا شکار ہو گیا ہے۔ اگر اسمبلی بحال نہ ہوئی تو ہم ۱۴ جولائی کے انتخابات میں بھرپور کامیابی حاصل کریں گے۔ اقتدار میں دوبارہ آنے کے بعد ہمیں اعتماد بحال کرنے میں بہت وقت لگے گا۔

○ وفاقی وزیر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ابھی سرحد حکومت میں شمولیت کا فیصلہ نہیں ہوا۔

○ خیال ہے کہ الیکشن شیڈول کا اعلان ۱۳ مئی کو کر دیا جائے گا۔

○ نواز شریف کی طرف سے سپریم کورٹ میں جو ۱۵ وکلا پیش ہوئے ان کی قیادت مسٹر یحییٰ بختیار کر رہے ہیں۔

○ وزیر اعظم بلخ شیر مزاری نے کہا ہے کہ آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے لئے ضروری انتظامات کئے جا رہے ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت کی پوری کوشش ہے کہ کسی فریق کو انتخابی دھاندلی کی شکایت نہ ہو۔

○ خیال کیا جا رہا ہے کہ نواز شریف آئندہ انتخابات میں لاہور کے علاوہ سیالکوٹ اور سندھ کے کسی حلقے سے بھی انتخابات لڑیں گے۔

○ وفاقی وزیر جہانگیر بدر نے کہا ہے کہ پی ڈی اے صوبائی اسمبلیوں کی برطرفی کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کو انتخابات کے التوا کا بہانہ نہیں بنایا جائے گا۔

○ وفاقی وزیر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ صوبائی اسمبلیاں نہ توڑی گئیں تو تباہی آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی اسمبلیاں توڑنے کی وجوہات قومی اسمبلی سے بھی زیادہ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر ۱۴ جولائی کو انتخابات نہ کرائے گئے تو ملکی سالمیت خطرہ میں پڑ جائے گی۔

○ بوسنیا ہرزی گووینا میں مسلمانوں اور سربوں کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ نیا سمجھوتہ سراجیوو میں کئی گھنٹے کی بات چیت کے بعد طے پایا۔ اس منصوبے کے طے کرانے میں اقوام متحدہ کی امن فوج کے سربراہ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے معاہدے پر بطور گواہ دستخط کئے ہیں۔

○ ترکی کے وزیر اعظم سلیمان ڈیمرل نے اگرچہ ترکی کے صدارتی انتخاب میں سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے ہیں۔ لیکن وہ صدارت کے لئے مطلوبہ دو تہائی اکثریت حاصل نہیں کر سکے صدارتی انتخابات کا اگلا مرحلہ چند دن میں ہوگا۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر نے بوسنیا میں کسی مشترکہ اقدام کے بارے میں نیٹو کے اہلکاروں اور اپنے اتحادیوں سے بات چیت مکمل کر لی ہے۔ امریکہ اور اس کے ساتھی سربوں کے خلاف سخت اقدامات کے حق میں ہیں۔

○ سوڈان میں قحط کی وجہ سے صورتحال نازک ہو گئی ہے۔ سوڈان میں ایک عرصے سے خانہ جنگی جاری ہے۔

○ تاجکستان میں زبردست طوفان اور بارش سے ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے۔ چین کے صوبے ونگ سنگ میں بھی طوفان سے ۴۵ افراد ہلاک ہو گئے جبکہ ہزاروں ایکڑ رقبے پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔

○ بلوچستان کے ایک وزیر نے وزیر اعلیٰ کے خلاف ریفرنس بھیجنے کا اعلان کر دیا۔

○ احتساب کمیٹی کے سربراہ اور وفاقی وزیر میاں زاہد سرفراز کی پریس کانفرنس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ سٹیل انڈسٹری کو تمام رعائتیں ہائیکورٹ نے دیں۔ زاہد سرفراز جھوٹے ہیں۔ انہوں نے معافی نہ مانگی تو عدالت میں جائیں گے۔ سٹیل ملز کو نقصان پی پی دور میں بھرتی ہونے والے چار ہزار ملازمین کی وجہ سے ہوا۔ زاہد سرفراز کے الزامات پر پرویز الٰہی، شہباز شریف، چوہدری نثار، سرتاج عزیز شیخ رشید اور پروفیسر حسین ملک نے جواب دیا ہے۔

○ ہائی کورٹ کے وکیل اکبر چیمہ کو ہائیکورٹ سے معافی مانگنے پر توہین عدالت کے جرم سے بری کر دیا گیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں طوفان باد و باراں اور بارشوں سے ۱۲۵ افراد ہلاک اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔

○ نوجوانوں کے امور کے وزیر تنویر حسین گیلانی نے کہا ہے کہ اب بیروزگار نوجوانوں کو ڈیڑھ سے ۵ لاکھ روپے قرضہ ملے گا۔ نوجوانوں کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر ہوگا یہ قرضے تعلیمی سرٹیفکیٹ اور ضروری ضمانتوں کے ساتھ دیئے جائیں گے۔

○ بھارتی اخبارات نے لکھا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو دہشت گرد قرار دینے یا نہ دینے کا معاملہ لٹکا دیا ہے۔ نگران وزیر اعظم نے کابینہ کے بعض اہم عہدے ایسے لوگوں کو دے دیئے ہیں جن سے امریکہ خوش ہوگا۔

○ جنوبی ایشیا کے لئے نئے امریکی منصوبے کے تحت پاکستان کو کہا گیا ہے کہ وہ ایٹمی ٹیکنالوجی برآمد نہ کرنے کے معاہدے پر دستخط کر دے امریکی سفیر نے پاکستان کو نئی تجاویز سے آگاہ کر دیا ہے۔

○ امریکہ نے پاکستان کو چینی میزائلوں کی فراہمی کے بارے میں تحقیقات شروع کر دی ہے۔ ریٹائرڈ ائیر مارشل ایاز احمد نے کہا ہے کہ چین سے میزائیل حاصل کرنے کی اطلاعات غلط ہیں۔ یہ چین اور پاکستان پر سیاسی دباؤ ڈالنے کے لئے محض پراپیگنڈہ ہے

○ امریکی سفیر مسٹر مونجو کا کہنا ہے کہ صنعتی ترقی کو برقرار رکھنے کے لئے پاکستان کو توانائی کو وسیع پیداوار کی ضرورت ہے۔

○ اندرون سندھ ڈاکوؤں نے اپنی سرگرمیاں پھر تیز کر دی ہیں۔ دو مغویوں کی بازیابی کے لئے کیا گیا مشترکہ اپریشن ناکام ہو گیا ہے۔

دل کی امراض اور

HEART CURATIVE SMELL

دل کی جملہ امراض، درد دل، دھڑکن، دل گھٹنا، سانس پھولنا اور خون کی نالیوں کی جملہ امراض وغیرہ کا فوری علاج

ہارٹ کیورٹیو سمیل

HEART CURATIVE SMELL

ے صرف سونگھنے ے کیا جاسکتا ہے۔ ہارٹ سپیشلسٹ ڈاکٹرز اپنے 50 فیصد مریضوں کو ادویاتی علاج کے ساتھ

HEART CURATIVE SMELL

سونگھنے کے لئے دے کر اس زود اثر اور بے ضرر HEART TONIC SMELL کے مثبت PLUS اثرات کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس غرض کے لئے فری سیمپل طلب فرمائیں۔

میڈیکل اور نان میڈیکل کاروبار والے تمام افراد واپسی قیمت کی رعائیت کے ساتھ (WITH MONEY BACK GUARANTEE) فروخت کر سکتے ہیں۔

قیمت پاکستان میں 20-00 روپے فی شیشی ڈاک خرچ (چھوٹے بڑے آرڈر پر) 10-00 روپے ایکسپورٹ کوالٹی پانچ ڈالر $5 معہ ڈاک خرچ (ترقی پذیر ممالک کے لئے ریٹ الگ الگ)

روزمرہ استعمال کی 7 مختلف سمیلز کا پرس RS150 میں دستیاب ہے۔

لٹریچر اور دیگر کیورٹیو سمیلز کی تفصیلات مفت طلب فرمائیں۔

موجد:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر ایم پی۔ ایم اے۔ ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔ مائینڈ اینڈ میموری ایکسپرٹ۔ بانی کیورٹیو سسٹم آف میڈیسن

پیشکش:- کیورٹیو سمیلز انٹرنیشنل

گول بازار ربوہ

فون آفس 771، کلینک 606، رہائش 607

پتہ